SL. No . Q.P : 6881

E

Unique Paper Code :	214261
Name of the Paper :	Urdu Credit Course
Name of the Course:	B.A. (Hons) Urdu
Semester :	II
Time :	3 Hrs
Max Marks :	75

نوٹ: تمام سوالات لازمی ہیں۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ درج ذیل نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

آدمی چونکہ بے ضرر تھا اس لئے اس سے مزید زبردستی نہ کی گئی۔ اس کو وہیں کھڑا رہنے دیا گیا اور تبادلے کا باقی کام ہوتا رہا۔ سورج نکلنے سے پہلے ساکت وصامت بشن سنگھ کے حلق سے ایک فلک شگاف چیخ نکلی۔ اِدھر اُدھر سے کئی افسر دوڑے آئے اور دیکھا کہ وہ آدمی جو پندرہ برس تک دن رات اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہا تھا، اوندھے منہ لیٹا ہے۔ اُدھر خاردار تاروں کے پیچھے ہندوستان تھا ادھر ویسے ہی تاروں کے پیچھے پاکستان۔ درمیان میں زمین کے اس ٹکڑے پر جس کا کوئی نام نہیں تھا، ٹوبہ ٹیک سنگھ پڑا تھا!

(ب)

وہ ڈیوڑھی سے چلائے۔ ''ارے سنتی ہو — دیکھو تو کون آیا ہے۔'' میں نے کہا اگر صندوق وندوق کھولے بیٹھی ہو تو بند کر لو جلدی سے۔'' لیکن دادی تو سامنے ہی کھڑی تھیں۔ ڈھلے ہوئے گھڑوں کی گھڑونچی کے پاس۔ دادا ان کو دیکھ کر سٹپٹا گئے۔ وہ بھی شرمندہ کھڑی تھیں۔ پھر انہوں نے لپک کر الگنی پر پڑی

مارکین کی دھلی چادر گھسیٹ لی اور دوپٹے کی طرح اوڑھ لی۔ چادر کے ایک سرے کو اتنا لمبا کر دیا کہ کُرتے کے دامن میں لگا دوسرے کپڑے کا چمکتا ہوا پیوند چھپ جائے۔

(ج)

گھیسو کو اس وقت ٹھاکر کی برات یاد آئی جس میں بیس سال پہلے وہ گیا تھا۔ اُس دعوت میں اسے جو سیری نصیب ہوئی تھی وہ اس کی زندگی میں ایک یادگار واقعہ تھی۔ اور آج بھی اس کی یاد تازہ تھی۔ بولا "وہ بھوج نہیں بھولتا۔ تب سے پھر اس طرح کا کھانا اور بھر پیٹ نہیں ملا۔ لڑکی والوں نے سب کو پوڑیاں کھلائی تھیں۔ سب کو۔ چھوٹے بڑے سب نے پوڑیاں کھائیں اور اصلی گھی کی۔ چٹنی، رائتہ، تین طرح کے سوکھے ساگ، ایک رسے دار ترکاری، دہی چٹنی، مٹھائی۔ اب کیا بتاؤں کہ اس بھوج میں کتنا سواد ملا۔ کوئی روک نہیں تھی۔ جو چیز چاہو، مانگو اور جتنا چاہو کھاؤ۔ لوگوں نے ایسا کھایا، ایسا کھایا کہ کسی سے پانی نہ پیا گیا۔

۲۔ درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

کچھ موج ہوا پیچاں اے میرؔ نظر آئی
شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

دلی کے نہ تھے کوچے اوراق مصور تھے
جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی

مغرور بہت تھے ہم آنسو کی سرایت پر
سو صبح کے ہونے کو تاثیر نظر آئی

گل بار کرے ہے گا اسباب سفر شاید
غنچے کی طرح بلبل دلگیر نظر آئی

اس کی تو دل آزاری بے ہیچ ہی تھی یارو
کچھ تم کو ہماری بھی تقصیر نظر آئی

(ب)

پرتوِ حسنِ ذات نے مارا
مجھ کو میری صفات نے مارا

ستم یار کی دُہائی ہے
نگہِ التفات نے مارا

میں تھا رازِ حیات اور مجھے
میرے رازِ حیات نے مارا

ستم زیست آفریں کی قسم
خطرۂ التفات نے مارا

موت کیا! ایک لفظِ بے معنی
جس کو مارا حیات نے مارا

(ج)

جھٹپٹے کا نرم رو دریا شفق کا اضطراب
دشت کے کام و دہن کو دن کی تلخی سے فراغ
زیرِ لب ارض و سما میں باہمی گفت و شنود
وسعتیں میدان کی سورج کے چھپ جانے سے تنگ
خامشی اور خامشی میں سنسناہٹ کی صدا

کھیتیاں، میدان، خاموشی، غروب آفتاب
دور، دریا کے کنارے، دھندلے، دھندلے سے چراغ
مشعل گردوں کے بجھ جانے سے ایک ہلکا سا دود
سبزۂ افسردہ پر خواب آفریں ہلکا سا رنگ
شام کی خنکی سے گویا دن کی گرمی کا گِلا

۳۔ ''کفن'' کے حوالے سے پریم چند کی افسانہ نگاری کی خصوصیات بیان کیجیے۔

یا

عصمت چغتائی یا قاضی عبدالستار کی افسانہ نگاری پر تنقیدی نوٹ لکھیے۔

یا

علی گڑھ تحریک یا رومانوی تحریک کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

۴۔ میرؔ کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجیے۔

یا

افسانہ ''ٹوبہ ٹیک سنگھ'' یا ''آنندی'' کا تنقیدی جائزہ پیش کیجیے۔

۵۔ آزادی کے بعد اردو غزل یا اردو افسانہ کے ارتقا پر اظہارِ خیال کیجیے۔

یا

مرزا غالبؔ یا جوشؔ کی شاعرانہ عظمت پر ایک مضمون لکھیے۔

یا

فراقؔ یا فیضؔ کی شاعری کی خصوصیات بیان کیجیے۔